صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
ہفتہ 20۔اگست 2016ء 16 ذیقعدہ 1437 ہجری 20 ظہور 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 190

قرآن میں سرور

ہے قرآن میں جو سرور اور لذت
نہ ہے مثنوی میں نہ بانگ درا میں
محبت رہے زندہ تیرے ہی دم سے
تو مشہور عالم ہو مہر و وفا میں
خدا کی نظر میں رہے تو ہمیشہ
ہو مشغول دل تیرا ذکر خدا میں

(کلام حضرت مصلح موعود)

گھر سے لے کر بین الاقوامی معاملات میں عدل و انصاف اور مساوات حقیقی امن کا ذریعہ ہیں۔

قرآن کریم عدل و احسان سے بڑھ کر ایتاء ذی القربیٰ کی تعلیم دیتا ہے اور یہی فطری تعلیم ہے

والدین، ہمسایوں، یتیموں، عورتوں، کمزوروں اور مساکین کے حقوق کی ادائیگی فساد سے بچاتی ہے

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 50ویں جلسہ سالانہ برطانیہ سے اختتامی خطاب 14؍اگست 2016ء کا خلاصہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 50ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کی اختتامی تقریب کے لئے جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی میں پاکستانی وقت کے مطابق رات 8:15 بجے تشریف لائے ۔ آپ کی تشریف آوری پر جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھا۔ حضور انور کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد چند ایک غیر از جماعت معززین اور عمائدین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جن میں 3 ممبر آف پارلیمنٹ کے علاوہ یوگنڈا کے وائس پریذیڈنٹ بھی شامل تھے۔ وزیر اعظم برطانیہ کا پیغام لارڈ طارق احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

ان پیغامات کے بعد جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ محترم عبدالمومن طاہر صاحب نے سورۃ النحل آیات 91 تا 97 کی تلاوت کی اور اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ محترم اسد موسیٰ عودہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ ترنم سے پیش کیا۔ اور محترم طاہر ندیم صاحب نے اس قصیدہ کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ ازاں بعد حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام۔

جمال و حسن قرآن نور جان ہر ...... ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے

محترم محمد عصمت اللہ صاحب نے مترنم آواز میں پیش کیا۔

محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے احمدیہ امن ایوارڈ 2016ء کا اعلان کیا۔ جو امن کانفرنس 2017ء پر دیا جائے گا۔ یہ انعام جاپان کی ایک خاتون محترمہ سیت سوکو تھرلو (Setsuko Thurlow) صاحبہ کو دیا گیا ہے۔ انہوں نے جاپان پر ایٹمی حملہ کے بعد امن کے قیام اور ایٹمی ہتھیاروں کے ختم کرنے نیز ان حملوں میں زخمی ہونے والے افراد کے لئے ساری دنیا میں تحریک چلائی اور دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ یہ آجکل کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں اور ان حملوں میں خود بھی زخمی ہوئی تھیں۔

بعد ازاں سیکرٹری صاحب تعلیم برطانیہ نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کرنے والے طلباء کو سٹیج پر بلایا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ان طلباء کو مصافحہ کا شرف عطا کرنے کے علاوہ میڈلز پہنائے اور انعامات سے نوازا۔ تقسیم اسناد کے بعد حضور انور نے پاکستانی وقت کے مطابق رات 9:25 بجے اختتامی خطاب ارشاد فرمایا۔ جو کہ ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل پر حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے سورۃ النحل آیت 91 کی تلاوت کے بعد ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں امن وسکون اور سلامتی کے لئے تین بنیادی اصول عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ بیان فرمائی ہیں ۔ یہی باتیں ماضی میں بھی امن وسلامتی کی ضامن تھیں، آج بھی دنیا میں امن انہی اصول کے ذریعہ ہوگا اور آئندہ دنیا کی سلامتی وسکون بھی انہی اصولوں کے ساتھ وابستہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسی آیت کا مضمون گزشتہ سال اختتامی خطاب میں بھی بیان کیا تھا۔ دنیا دار یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس وقت دنیا میں پھیلا ہوا فتنہ و فساد مذہب کی وجہ سے ہے۔ یہ اعتراض وہ لوگ کرتے ہیں جو مذہب سے لاتعلق ہیں۔ اگر صحیح نظر سے دیکھا جائے تو یہ بدامنی اور فتنہ وفساد مذہب میں بگاڑ پیدا کرنے کی وجہ سے ہے۔ اگر مذہب کو صحیح طور پر سمجھا جائے اور اس کی تعلیمات کو اپنی مرضی کے مطابق نہ ڈھالا جائے تو دنیا میں امن وسلامتی دین حق کی تعلیم کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ یہ اعتراض کرنے والے خود دین پر عمل نہیں کرتے اور ایسی قانون سازیاں کرتے ہیں جو فطری اصول کے خلاف ہے اور پھر انہی باتوں سے فساد پیدا ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر دنیا میں امن قائم کرنا ہے تو اپنے خودساختہ اصولوں کو چھوڑنا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تعلیم دی ہے۔ اس کو اپنانا ہوگا۔ اب قیامت تک قرآن کریم کے سوا کوئی کتاب نہیں جو نجات کا ذریعہ بن سکے۔ اس کی تعلیم کمال کو پہنچی ہوئی تعلیم ہے اور آئندہ کے تمام مسائل کے حل کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اس کو ماننا ہوگا۔ اور اس کی تعلیم کو سیکھنے کے لئے اس کو ماننا ہوگا جس کو خدا نے کھڑا کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب قرآن کریم نازل ہوا تو اس وقت بھی دنیا کا یہی حال تھا جس کو قرآن کریم نے یوں بیان کیا ہے کہ خشکی اور تری فتنہ وفساد سے بھری ہوئی تھی اور توحید سرے سے

باقی صفحہ 2 پر

عشرہ تعلیم

خدا کے فضل سے نظارت تعلیم فروغ تعلیم کے سلسلہ میں دن رات کوشاں ہے۔

پہلا تعلیمی عشرہ 21 تا 30 ستمبر 2016ء کو منایا جا رہا ہے۔ اس عشرے میں تمام سیکرٹری تعلیم جماعت کوشش کریں کہ درج ذیل امور کی طرف توجہ رہے۔

☆ تمام طلبہ/ طالبات کے کوائف اکٹھے کئے جائیں باقاعدہ رجسٹر تیار کیا جائے۔

☆ ڈراپ آوٹ طلباء/ طالبات سے خصوصی طور پر ملا جائے ایسے طلبہ جنہوں نے گزشتہ 3 سالوں میں بارھویں کلاس سے پہلے تعلیم ترک کی ہوئی ہے انہیں دوبارہ تعلیم جاری کرنے کے لئے کہا جائے۔ حضور انور نے فرمایا: ’’ہر احمدی بچہ کم ازکم ایف اے ضرور پاس کرے۔‘‘

☆ سیمینارز، کوچنگ کلاسز اور کونسلنگ کی جائے۔

☆ سکول میں اول، دوئم، سوئم آنے والوں کو انعامات دینے کی تقریبات کی جائیں۔

☆ لائبریریوں کا قیام عمل میں لایا جائے جن میں درسی کتب رکھی جائیں۔

☆ حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط خصوصی طور پر لکھوائے جائیں۔

باقی صفحہ 7 پر

ماہر امراض معدہ وجگر

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 21؍اگست 2016ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین ان کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروا لیں اور مزید معلومات کے لئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

بقیہ از صفحہ 1۔ حضور انور کا اختتامی خطاب

بقیہ از صفحہ 1

موجود نہ تھی اس وقت قرآن کریم نازل ہوا اور دنیا کی تاریکی اور ظلمت چھٹ گئی۔ توحید کا قیام ہوا اور فتنہ و فساد ختم ہوگیا۔ پس یہ کامل اور مکمل کتاب خدا نے اتاری جس نے دنیا سے فساد کو ختم کیا۔ یہ فساد کیسے ختم ہوا اسی طرح کہ مخلوق کو خدا کے قدموں تلے لا ڈالا اور عدل و انصاف کے نمونے قائم کئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج بھی دنیا میں امن وسلامتی کے قیام کے لئے آسمانی روحانی پانی کی ضرورت تھی۔ اسی غرض سے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا گیا۔ آپ نے قرآنی تعلیم کو بیان فرمایا جو کہ ایک زندہ تعلیم ہے۔ اس کی خوبصورتی کو مزید نکھار کر لوگوں کے سامنے رکھا۔ اور اس روحانی پانی کی تعلیم جو محبت، بھائی چارہ اور عدل وانصاف پر مبنی ہے اس کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ پچھلے سال بھی چند باتیں پیش کی تھیں آج بھی اس سلسلہ میں مزید چند باتیں پیش کرتا ہوں۔ اور یہ بیان کروں گا کہ قرآن کریم ہر طبقہ، ہر سطح پر عدل وانصاف، محبت و پیار اور حقوق کی ادائیگی کو کس طرح دیکھتا ہے اور کیا احکام دیتا ہے۔ اور کس طرح یہ حقوق قائم کئے جا سکتے ہیں اس تعلیم کو سامنے رکھتے ہوئے زندگی گزاریں تو یہی امن وسلامتی اور سکون کی فضا پیدا ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ۔ قرآن کریم امن وامان اور سلامتی کے قیام کیلئے کامل عدل وانصاف قائم کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ پھر انصاف سے بڑھ کر احسان کی تعلیم دیتا ہے۔ اور یہ احسان عارضی طور پر نہیں کرنا بلکہ اس سے آگے ایتاءِ ذی القربیٰ کا معیار قائم کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اور یہاں سے ہی حقوق العباد کی معراج قائم ہوتی ہے۔ یعنی لوگوں سے قریبی رشتہ داروں کی طرح کا سلوک کرنا۔ اگر یہ جذبات پیدا ہوجائیں تو فتنہ و فساد یکسر ختم ہو کر معاشرے کے ہر طبقہ میں امن وسکون پیدا ہوگا۔ یہ عدل واحسان کا سلوک گھر سے شروع ہوگا اور پھر پھیلتے پھیلتے بین الاقوامی تعلقات پر قائم ہوجاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے معاشرے کی تربیت کے لئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تعلیم دی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں حقوق العباد میں سب سے پہلے خدا کی ذات کے بعد والدین کا حق قائم کیا ہے۔ فرمایا خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ ان کے ساتھ رحمت اور محبت، نرمی اور عجز کے ساتھ معاملہ کیا جائے اور ان کی بات پر ان کو ڈانٹا نہ جائے بلکہ نرمی سے گفتگو کی جائے۔ فرمایا قرآن کریم عدل سے بڑھ کر احسان کا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔ فرمایا: خدا کی عبادت کو معراج اس وقت حاصل ہوگا جب حقوق العباد کی طرف توجہ ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے والدین کے اپنے بچوں پر بچپن میں کئے گئے احسان کے بدلے میں یہ حکم دیا کہ اگر وہ بوڑھے ہوجائیں تو پھر ان کی سخت بات کا جواب بھی ڈانٹ کر نہ دیا جائے۔ نرمی اور عزت سے مخاطب کریں۔ کیونکہ بچہ کچھ طاقت نہیں رکھتا اس وقت ماں باپ اس کے متکفل ہوتے ہیں۔ اس لئے قول کریم اور حسن سلوک کی تعلیم دی ہے۔ عاجزی سے ان کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرمایا لیکن ترقی یافتہ ممالک میں ان کے لئے ہوسٹلز بنا دیئے جاتے ہیں اور بچے ان کو ہوسٹلز میں داخل کروا کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے حق ادا کر دیا۔ لیکن دینی ماحول میں اور قرآن کی تعلیم کے مطابق یہ بچوں کا فرض ہے کہ ان کے پاس رہیں اور ان کا خیال رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے بھی ایسے نمونے چھوڑے ہیں جن سے والدین کے حقوق قائم ہوتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ شخص بہت بدبخت ہے جس کو بوڑھے ماں باپ ملے اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔ ایک بیٹے نے اپنے باپ کی شکایت کی کہ میری جائیداد خراب کرتا ہے تو اس پر آپؐ نے فرمایا تو اور تیرا جو کچھ ہے وہ تیرے باپ کا ہے۔ مغربی ممالک جو اپنی قانون سازیوں پر فخر کرتے ہیں۔ ان کو اپنے اولڈ ہوسٹلز کا جائزہ لینا چاہئے کہ وہاں ان کے ساتھ ملازمین کیسا سلوک کرتے ہیں۔ وہ تنخواہ لے کر یہ کام کر رہے ہوتے ہیں مگر اپنی تفریح کے لئے فلم بینی کیلئے ان کو باندھ دیتے ہیں۔ منہ بند کر دیتے ہیں۔ ان ہوسٹلز میں بعض دفعہ خودکشیاں ہوتی ہیں اور پھر یہ لوگ قرآن کریم ایسی خوبصورت تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں۔ پس معاشرے کے ماحول کو پرامن اور سکون ومحبت والا بنانے کے لئے والدین کے احترام کو قائم کرنا ہوگا۔ اولادوں کو اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق ان کی نگہداشت کرنی ہوگی۔ اور ان کے حقوق کی ادائیگی سے کبھی بھی غافل نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم والدین کے حقوق ادا کرنے کے بعد یہ بھی ہدایت دیتا ہے کہ ہمیشہ ان کے لئے دعا گو رہو۔ اور ماں باپ کی بھی یہ ذمہ داری بتائی کہ وہ بھی ہمیشہ نیک اور پاک اولاد ہونے کی دعائیں کرتے رہیں۔ اور ساتھ ہی والدین کو یہ تعلیم بھی دی کہ تم اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اب دیکھیں کہ کون اپنے بچوں کو چھری چاقو یا گولی سے قتل کرتا ہے کوئی بھی نہیں کرتا۔ لیکن پھر بھی اولاد کے قتل ہوتے ہیں۔ اولاد کا ایک قتل ان کی صحیح تربیت نہ کرنا ہوتا ہے۔ پھر دنیا کمانے کے چکر میں ماں باپ اولاد کو وقت نہیں دیتے۔ قرآن نے یہ تعلیم دی کہ باپ متکفل ہو اور ماں تربیت کا کام کرے۔ اس کے علاوہ بعض ممالک میں بچوں کی جبراً پیدائش روک کر بھی قتل اولاد کیا۔ اور اب ان ممالک میں یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ بچے تھوڑے ہونے کی وجہ سے فردی قوت میں کمی ہو رہی ہے۔ پھر غیر فطری شادیاں بھی تو قتل اولاد کا ہی ذریعہ ہیں۔ بعض ماں باپ رزق کی کمی کے باعث اولاد پیدا کرنے سے گھبراتے ہیں۔ قرآن کریم ان تمام باتوں سے منع کرتے ہوئے فطری تقاضوں کو پورا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ہی ہیں جو تم کو بھی اور ان کو بھی رزق دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ کیسی عدل کی تعلیم ہے کہ ماں باپ کو حکم دیا کہ بچوں کی تربیت کر کے ان کے حقوق ادا کرو اور بچوں کو حکم دیا کہ معاشرے میں امن قائم رکھنے کے لئے والدین کی نرمی، محبت اور عزت کے ساتھ خدمت کرتے رہو۔ جب اولاد کے حقوق ادا کرنے میں عدل نہیں کرتے تو بھی معاشرے میں فساد پیدا ہوتا ہے اور جب بڑوں کے حقوق ادا نہ کئے جائیں تو بھی معاشرے میں فساد پھیلتا ہے۔ اس لئے فرمایا اللہ تعالیٰ کے قانون میں دخل اندازی معاشرتی اور قومی تباہی کا باعث ہے۔ اس سے بچنے کی ہر ممکنہ کوشش کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ معاشرے کے امن کے لئے میاں بیوی کے تعلقات کا اچھا ہونا بھی ضروری ہے۔ ایک تو ان کے اختلافات سے بچوں کی تربیت اور اخلاق پر اچھا اثر نہیں پڑتا۔ پھر ایک دوسرے کے حقوق بھی غصب ہو رہے ہوتے ہیں بچوں کو دوسروں کو ملنے سے روکا جاتا ہے۔ ماں یا باپ جس سے بھی بچوں کو ملنے سے روکا جائے یہ معاشرتی امن کو خراب کرنے والی بات ہے۔ پھر عورت کے ساتھ بھی قرآن کریم نے حسن سلوک کی تعلیم دی ہے۔ فرمایا فحشاء کے علاوہ ہر قسم کی کج خلقیوں سے صرف نظر کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کرنا کمزوری کی علامت اور ندامت کا باعث ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ دین حق کے علاوہ اور کوئی مذہب نہیں جو عورت کے حقوق کی ایسی حفاظت کرتا ہو جس طرح دین حق عورت کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک اور کمزور طبقہ یتامیٰ کا ہے۔ ان کے تحفظ کی بھی تعلیم دین حق نے دی ہے۔ قرآن کریم نے والدین، رشتہ داروں، ہمسایوں، یتامیٰ اور مساکین کے ساتھ بھی درجہ بدرجہ حسن سلوک کی تعلیم دی ہے۔ ہمسایوں کے متعلق تو اس قدر تعلیم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے بار بار اس کی تعلیم دی گئی کہ مجھے لگا کہ ہمسائے کو وراثت میں بھی حقدار قرار دے دیا جائے گا۔ اس طرح ان حقوق کو بھی قائم کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں جن کو اس نے ابتلا میں مبتلا کیا ہے احسان کی تعلیم دی ہے۔ قرآن میں ایک قوم کو عذاب دیئے جانے کی وجہ یہ بتائی کہ تم یتیموں کی عزت نہیں کیا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ تعلیم دی کہ یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں قیامت کے دن اس طرح ہوں گے۔ آپؐ نے دو انگلیوں کو ملا کر دکھاتے ہوئے بتایا کہ اس طرح ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض دفعہ امیروں کے بچے بھی یتیم ہو جاتے ہیں۔ ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ان کے مال کی نگرانی کرو اور کئی جگہ اس کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اچھے طریق کے بغیر ان کے مالوں کے قریب بھی نہ جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا کہ معاشرے کے امن کے لئے کئی اور امور بھی بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں یہ بھی ہے کہ کسی سے اس کی ہمت وطاقت سے زائد کام نہ لیا جائے۔ اور لوگوں سے معاملہ کرتے ہوئے دھوکہ نہ کیا جائے۔ گواہی دیتے ہوئے ہمیشہ سچی گواہی دو خواہ وہ تمہارے اپنے یا کسی قریبی رشتہ دار کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ گویا ہر قسم کے رشتوں سے بالا ہو کر عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح عدل وانصاف کے ساتھ ساتھ نیکیوں اور احسانات میں بڑھنے کی تعلیم دے کر اعلیٰ اخلاق کے معیاروں کو بلند کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انفرادی تعلقات کے علاوہ قوموں کے قوموں سے تعلقات کے بارے میں بھی قرآن کریم عدل کی تعلیم دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے لوگو! تمہیں ایک ہی نفس سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور پھر عورت اور مرد سے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر تمہیں قبائل میں تقسیم کیا گیا تا کہ تم ایک دوسرے سے تعارف حاصل کر سکو۔ لیکن یاد رکھو کوئی قوم کوئی نسل کوئی رنگ دوسری قوم نسل اور رنگ سے امتیاز نہیں رکھتی بلکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ اس تعلیم کے ذریعہ آپس میں محبت وایثار کا عظیم درس دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سے حقیقی امن وسلامتی اور عدل کا قیام ہوسکتا ہے۔ قوموں کو بھی آپس میں ایسے ہی تعلقات رکھنے چاہئیں۔ نہ ہی احساس برتری ہونا چاہئے اور نہ ہی احساس کمتری میں مبتلا ہونا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے بھی حجۃ الوداع کے موقع پر یہی تعلیم دی کہ گورے کو کالے پر اور کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ دین حق نسلی امتیاز کا خاتمہ کرتے ہوئے مساوات کی اعلیٰ تعلیم دیتا ہے۔ اگر ہر کوئی دوسرے کا حق قائم کرے تو ہر قسم کا فتنہ وفساد ختم ہوجاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر قوم دوسری قوم کا احترام کرے۔ بعض ترقی یافتہ ممالک دوسروں سے تمسخر سے پیش آتے ہیں اور اگر وہ ردعمل دکھائیں تو پھر کہتے ہیں کہ برداشت ہونی چاہئے۔ جبکہ خود ان کے اپنے قوانین ایسے ہیں کہ بعض معاملات میں بات کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ پھر دوسری قوموں سے تمسخر اڑاتے ہوئے اس کو آزادی کا نام دیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ خود ناانصافی ہے کہ کسی کا تمسخر اڑایا جائے پس اپنے لئے آزادی کے غلط مطالب نکالنا بھی عدل وانصاف کے خلاف ہے۔ اگر بین الاقوامی جھگڑوں کا خاتمہ چاہتے ہیں تو پھر ان باتوں کا خیال رکھنا ہو گا ورنہ ردعمل ہوگا اور فتنہ وفساد کے امکانات بڑھ جائیں گے۔ دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کے لئے ضروری ہے کہ قرآن کریم کی اس عدل کی تعلیم کو تسلیم کیا جائے۔

باقی صفحہ 7 پر

مکرم محمد شفیع خان صاحب

قدرت کے پُرحکمت اور حسین نظارے

ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت ہیں

(قسط دوم آخر)

کمزور سے طاقتور کی پیدائش

جیسا کہ پہلے اس مضمون میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کی صفات اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ ممکن نہیں۔ انسان ساری زندگی بھی ان صفات کو شمار کرنے میں لگا رہے پھر بھی نہیں گن سکتا۔ یہاں چند ایک کا ذکر عرض خدمت ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کمزور سے طاقت ور پیدا کرتا ہے اور طاقت ور سے کمزور وہ نیک سے بد اور بد سے نیک پیدا کرتا ہے۔ وہ عقلمند سے کم عقل اور کم عقل سے عقل مند پیدا کرتا ہے۔ وہ رحموں میں صورتیں بناتا ہے وہ جسے دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے نہ دینا چاہے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ ذرا غور کریں جسے اللہ تعالیٰ نے پیدائش کے وقت کسی عضو سے محروم رکھا ہے تو اسے ساری دنیا مل کر بھی عضو نہیں دے سکتی۔ وہ برگد کے بیج سے اتنا بڑا درخت پیدا کرتا ہے کہ اس کے سائے میں بیسیوں لوگ ایک وقت میں قیام کر سکیں جبکہ برگد کا بیج رائی کے دانے کے برابر ہوتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مصور ہے وہ رحموں میں صورتیں بناتا ہے کوتاہ قد، سیاہ رنگ کی خاتون کے ہاں بھی خوبصورت نقش ونگار اور سفید رنگت کا بچہ وہ پیدا کرتا ہے اور خوبصورت سرخ وسفید خاوند اور بیوی کو بھی وہ کالے رنگ اور عام نقش و نگار کے بچے سے نوازتا ہے۔ عام طور کہا جاتا ہے کہ یہ بچہ شکل وشباہت نقش ورنگ کے اعتبار سے اپنے والدین پر نہیں گیا۔ بلکہ اپنی دادی، نانی، نانا یا ماموں پر چلا گیا ہے۔ ہم آئے روز دیکھتے ہے کہ کسی کا والد نامور ڈاکٹر، انجینئر یا وکیل ہوتا ہے لیکن اس کا بیٹا اپنے والد کے معیار سے کہیں کم بلکہ نکما ہوتا ہے۔ اسی بارے میں مشہور معقولہ ہے پدرم سلطان بود۔

اسی طرح دنیا میں اکثر لوگ ایسے ہیں جنہوں نے سائنسی، تخلیقی یا اعلیٰ فنی میدان میں کمال حاصل کیا وہ غیر تعلیم یافتہ اور کم علم ماں باپ کی اولاد تھے۔ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے بت پرستوں کی اولاد حق پرست پیدا ہوئی یا اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی اولاد گمراہ اور بدکردار قرار پائی۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ انتہائی ذہین وفہیم انسان کے ہاں فاطر العقل انسان جنم لیتا ہے۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ ماں یا باپ بیمار کمزور وناتواں ہوتے ہیں جبکہ ان کی اولاد صحت مند، تندرست اور طاقتور ہوتی ہے۔ ایسی بہت سی مثالیں عام زندگی میں موجود ہیں اس طرح قانون قدرت کا اطلاق انسانوں کے علاوہ بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ مثلاً پیٹھا کدو، لوکی، تربوز، خربوزہ، کدو اور بہت سے دوسری سبزیاں اور بعض پھل یہ سبھی نرم و نازک بیلوں کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اور پروان چڑھتے ہیں۔ یہ زمین کی سطح پر پک کر تیار ہوتے ہیں۔ قدرت کا کرشمہ دیکھیں کہ بیلیں اتنی نازک کہ ذرا پکڑ کر کھینچیں تو ٹوٹ جاتی ہیں لیکن اس نازک بیل پر 10 سے 12 کلو تک وزن کے پیٹھا کدو اور تربوز پرورش پا کر تیار ہوتے ہیں۔ یہی نازک اور پتلی بیلیں ان سبزیوں اور پھلوں کو غذا مہیا کر کے اتنے بھاری وزن میں تیار کرتی ہیں یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ نہیں تو اور کیا ہے کہ وہ کمزور بیلوں سے بھاری بھرکم پھل اور سبزیاں پیدا کرتا ہے۔

جامن کا پودا بہت بڑا تناور درخت ہوتا ہے لیکن اس کا پھل چھوٹا ہوتا ہے۔ برگد کا درخت قد و قامت اور پھیلاؤ میں بہت بڑا اور تناور ہوتا ہے۔ لیکن اس کا پھل چھوٹا ہوتا ہے جبکہ بیج جس سے یہ تن آور درخت اگتا ہے رائی کے دانے سے بھی چھوٹا ہوتا ہے۔ لیکن اس بیج سے جو درخت اللہ تبارک و تعالیٰ پیدا کرتا ہے وہ بہت بڑا ہوتا ہے۔

قدرت کے یہی کرشمے انسانوں اور جانوروں میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ کمزور خاتون یک وقت ایک سے زائد بچوں کو جنم دیتی ہے۔ بعض اوقات یہ تعداد چار بلکہ چھ تک بھی ہوتی ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی قدرت جانوروں کی پیدائش میں بھی دیکھنے کو ملتی ہے۔

اگر آپ کبھی کھیتوں میں جائیں تو دیکھیں کہ سبزیوں پر زہریلے کیڑے، مکوڑے اور سانپ، بچھو، چھپکلیاں اور دیگر قسم قسم کے حشرات الارض رینگ رہے ہوتے ہیں۔ ان میں بعض سبزیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن پر حفاظتی چھلکے یا خول نہیں ہوتے۔ اسی طرح پھلوں پر مختلف قسم کے کیڑے اور زہریلے مچھر، زہریلی مکھیاں منڈلا رہی ہوتی ہیں۔ جبکہ بعض پھل ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر حفاظتی چھلکے یا خول نہیں ہوتے۔ اسی طرح کھیتوں میں مختلف اجناس کاشت ہوتی ہیں۔ جن میں سے بعض ایسی بھی ہیں جن پر حفاظتی چھلکے یا خول نہیں ہوتے ان پر کئی ایک زہریلے کیڑے رینگتے رہتے ہیں۔ جبکہ زمین کے اندر پرورش پانے والی سبزیوں کے ساتھ بھی بے شمار زہریلے کیڑے حشرات الارض رہتے ہیں انہی میں یہ پرورش پاتی ہیں۔ یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتیں انسان کھاتا ہے۔ اسے یہ نعمتیں محض اللہ کے فضل اور رحم سے نصیب ہوتی ہیں بغیر اس کے کرم وفضل کے ہرگز ممکن نہیں کہ کسی انسان یا جاندار کو کوئی بھی چیز ہضم ہو سکے۔

حشرات سے علاج

اللہ تعالیٰ نے اپنی کائنات میں کوئی بھی چیز بغیر مقصد کے پیدا نہیں کی۔ اگر کوئی انسان اس کی مخلوق میں کسی چیز کی اہمیت نہیں سمجھتا تو یہ اس کی کم مائیگی اور علم وعرفان کی کمی ہے۔ عربی کی کتاب دروس الادب میں ایک واقعہ پڑھا کہ ایک بدو نے گوبر میں پیدا ہونے والا ایک کالا کیڑا گوبریلہ دیکھا اور کہا کہ نہ جانے اللہ تعالیٰ نے اسے کیوں پیدا کیا۔ بھلا اس کالے کیڑے کی کیا ضرورت تھی۔ کچھ دنوں بعد اس کے جسم پر ایک تکلیف دہ پھوڑا نکل آیا۔ جو بسیار علاج سے ٹھیک نہیں ہوا۔ کافی روز تکلیف میں گزر گئے تو اس بدو کو کسی نے بتایا کہ تم گوبر میں پیدا ہونے والے کیڑے کی راکھ اس پھوڑے پر چند روز باندھو تو یہ ٹھیک ہو جائے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا تو چند روز میں نہ صرف پھوڑا ٹھیک ہو گیا بلکہ زخم بھی مندمل ہو گیا۔ اس بدو نے اپنے کہے پر ندامت کا اظہار کیا اور کہا کہ واقعی جو بھی چیز اللہ نے پیدا کی ہے وہ بے مقصد نہیں۔

دوسرا واقعہ میری ہمشیرہ کے علاج کے بارے میں ہے۔ میری سب سے چھوٹی بہن کو پیدائش سے کچھ عرصہ بعد سوکھے کا مرض لاحق ہو گیا۔ کئی ماہ علاج کرایا۔ بڑے بڑے حکیموں اور ڈاکٹروں کی دوائی سے بھی چنداں افاقہ نہ ہوا۔ اب تو وہ اس قدر کمزور ہو گئی تھی کہ بس چند دنوں کی مہمان تھی۔ اللہ تبارک تعالیٰ کی کرم نوازی سے ایک دیہاتی خاتون ہمارے گھر آئی۔ اس کی نظر بیمار بچی پر پڑی تو اس عورت نے والدہ سے پوچھا اس کا کیا علاج کیا ہے۔ والدہ نے تفصیل بتائی تو وہ دیہاتی عورت کہنے لگی بہن اس کو روزانہ صبح نہار منہ گند پر بیٹھنے والی مکھی کا بایاں پر کاٹ کر باقی زندہ مکھی اس کے حلق سے اتارو۔ جب تک یہ مکھی کو قے کر کے نکال نہ دے اس وقت تک روزانہ اسے کھلاتی جاؤ۔ ماں نے کہا اسے تو کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی۔ جونہی حلق سے اتارتی ہے قے کر دیتی ہے۔ عورت نے کہا آپ فکر نہ کریں مکھی جس طرح میں نے بتایا ہے دے کر تو دیکھیں۔ والدہ کا دل اپنی بیٹی کو گندی مکھی کھلانے پر تیار نہ ہوا آخر مریضہ بیٹی موت کے بالکل قریب پہنچ گئی ہر وقت آنکھیں بند اور لمبے لمبے سانس لینے لگی۔ یہ حالت دیکھ کر ماں رونے دھونے لگی تو سب گھر والوں نے مجبور کیا کہ تم اس دیہاتی عورت کا بتایا ہوا علاج تو کر کے دیکھو۔ آخر والدہ نے مریضہ کو مکھی کھلانا شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت دیکھئے کہ چند دن میں مریضہ کھانے پینے لگی اور رفتہ رفتہ چند ماہ میں بالکل ٹھیک ہو گئی۔

تیسرے واقعہ کا میں چشم دید گواہ ہوں۔ ہوا یوں کہ جب میں آٹھویں جماعت کا طالب علم تھا ہم احمد نگر گاؤں میں رہتے تھے۔ میرے چھوٹے بھائی کو باری کا بخار ہو گیا۔ وہ کئی روز تک بخار میں تڑپتا رہا۔ باری کا بخار سخت سردی اور کپکپی سے ایک روز ناغہ سے ہوتا ہے اور بخار کی شدت بہت تیز ہوتی ہے۔ چند دن میں انسان کو ڈھانچہ بنا دیتا ہے۔ بھائی کئی روز علاج سے بھی جب ٹھیک نہ ہوا تو سب اہلخانہ کو فکر لاحق ہوئی۔ گاؤں میں ایک بابا جی تھے جن کے بارے میں مشہور تھا کہ یہ باری کے بخار کا علاج گڑ کے کھلانے سے کرتے ہیں۔ ایک روز میں گھر والوں کو بغیر بتائے بابا جی کے پاس گیا اور بھائی کی بیماری کے بارے میں بتایا۔ بابا جی نے کہا تم اپنے بھائی کو ساتھ لے کر آؤ اور تھوڑا گڑ بھی لاؤ۔ مجھے پتہ تھا کہ والد صاحب کبھی بھی بھائی کو میرے ساتھ نہیں بھیجیں گے اس لیے میں نے بابا جی سے عرض کیا کہ میرا بھائی بخار سے بہت کمزور ہو چکا ہے۔ اس لئے میں اسے آپ کے پاس نہیں لا سکتا۔ البتہ میں گڑ لے آؤں گا۔ پہلے تو بابا جی نہ مانے کہنے لگے مریض کو اس دن میرے پاس لاؤ جس دن بخار کی باری نہ ہو۔ میں بیمار کو گڑ اپنے سامنے اپنے ہاتھ سے کھلاتا ہوں کسی کو گھر لے جانے نہیں دیتا۔ مریض کو ہر صورت لانا ہوگا۔ میری مسلسل منت و سماجت سے بابا جی بمشکل مان گئے۔ میں تھوڑا گڑ لے آیا۔ بابا جی اندر اپنی کوٹھری میں گئے اور واپس آئے ان کے ہاتھ میں میرا دیا ہوا گڑ تھا جسے انہوں نے گول چھوٹی سی گولی کی طرح بنا رکھا تھا۔ مجھے دیتے ہوئے کہا دیکھو اس کو ہرگز کھولنا نہیں ورنہ اس کا اثر زائل ہو جائے گا۔ بس سیدھے جاؤ بھائی کو پانی کے ساتھ کھلا دو۔ میں نے راستے میں گڑ کی گولی کو کھولا تو اس میں مکڑی کا جالا بابا جی نے لپیٹا ہوا تھا۔ میں نے دوبارہ گولی کو بند کیا اور جا کر بھائی کو کھلا دیا۔ اللہ کا فضل ایسا ہوا کہ بھائی کو پھر بخار نہیں ہوا۔ سو اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بھی بغیر مقصد پیدا نہیں کی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے کائنات کو بنایا پھر اسے ٹھیک ٹھاک کیا۔ اس کی کائنات ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ اس میں کوئی کمی کوئی کجی یا کمزوری نہیں اس نے کائنات کی کوئی بھی چیز بے مقصد پیدا نہیں کی۔ اس نے اپنی مخلوق کے لئے ہر ضرورت کی چیز پیدا کی ہے۔ اس کا قانون قدرت ہر لحاظ سے ہر عمل دخل پر مکمل طور پر حاوی وساری ہے۔ اس کا نظام قدرت جب سے اس نے دنیا قائم کی ہے بغیر کسی روک یا نقص کے جاری وساری ہے۔ کیا مجال کہ اس کے نظام میں خلل واقع ہو سکے۔

قدرت کے حسین فارمولے

اگر کوئی انسان یہ کہتا ہے کہ فلاں سائنسدان نے فلاں فارمولا یا نئی چیز ایجاد کر لی ہے تو وہ غلطی پر ہے وہ نادان یہ نہیں جانتا کہ کائنات کے خالق نے تو جب یہ دنیا بنائی تھی اس وقت یہ تمام فارمولے وضع فرما دیئے تھے جو اس کے قانون قدرت کا حصہ ہیں۔

اب اگر کوئی انسان اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم کوشش، جستجو اور قدرت کے وضع کردہ عمل پر کاربند ہوکر خدا کی حکمتوں سے آشنا ہوتا ہے تو اس میں نئی ایجاد کہاں سے آ گئی۔ کائنات کی ہر شے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی پیدا کردہ ہے جو قانون قدرت کے طابع ہے۔ دستیاب مادہ، دستیاب مائع، دستیاب وسائل اور دستیاب ذرائع سے جو کچھ وضع کیا جاتا ہے وہ دریافت ہے نہ کہ ایجاد، ہر شے کا موجد تو فقط رب العزت ہے۔ جو احسن الخالقین ہے جس نے قانون قدرت کو جاری کیا۔ کائنات میں سرزد ہونے والا کوئی بھی فعل، عمل یا نتیجہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے قائم کردہ قوانین قدرت سے ماورا نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اگر کوئی بھی انسان اللہ وتبارک تعالیٰ کے کسی بھی پیدا کردہ راز کو معلوم کر کے اس سے استفادہ کرتا ہے تو یہ انسان کی دریافت ہے نہ کہ ایجاد کیونکہ ہر ایجاد قانون قدرت کے طابع ہے۔ جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی حکمتوں پر مبنی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی علوم و فنون کو پیدا کرنے والا ہر شے پر قادر مطلق ہے۔ مثلاً گرم ابلتے ہوئے دودھ میں کھٹاس ڈال دیں تو پنیر وجود میں آ جاتا ہے جس کی صفات اور فوائد دودھ سے مختلف ہوتے ہیں یا نیم گرم دودھ میں تھوڑی ترشی (جاگ) کی آمیزش کر دیں تو کچھ وقت گزرنے کے بعد یہ مائع سے ٹھوس کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جسے ہم دہی کہتے ہیں جس کے فوائد دودھ سے مختلف ہوتے ہیں۔ اسی طرح نمک ہم کھانے میں استعمال کرتے ہیں۔ ہاتھوں میں لئے پھرتے ہیں۔ لیکن جب اسے قانون قدرت کے مطابق کیمیائی عمل سے تیزاب کی شکل میں مائع بنا لیتے ہیں تو وہی نمک ضرررساں صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اسے کھانے سے ہلاکت ہوسکتی ہے اور اس کی خصوصیات نمک سے مختلف ہوتی ہیں باالفاظ دیگر قانون قدرت کو ہم سائنس کا ماخذ کہہ سکتے ہیں۔

عالمی نوبیل انعام یافتہ سائنسدان جناب عبدالسلام صاحب نے اپنا نوبیل انعام حاصل کرنے سے پہلے قرآن حکیم کی تلاوت کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ کی حکمتوں، عظمتوں رفعتوں اور کبریائی کا شکر ادا کیا کہ محض اس کے فضل اور عطا کردہ توفیق اور صلاحیتوں سے ہی ممکن ہو سکا کہ وہ قدرت کے رازوں تک رسائی حاصل کر کے یہ نوبیل انعام حاصل کر سکیں۔ کیا درست سوچ اس سائنسدان کی ہے۔

پیدائش کی اصل غرض

اللہ تبارک وتعالیٰ کی کائنات کا ذرہ ذرہ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے یا زمین کی اتھاہ گہرائیوں میں ہے یا سمندروں اور پہاڑوں میں ہے سب کا سب ہر لحہ وہر آن اس کے حضور سجدہ ریز ہے اور اس کی حمد وثناء وتسبیح میں مصروف عمل ہے۔ سورج، چاند، ستارے، سمندر، دریا، ندی نالے، پہاڑ درخت اور ان کے مکین تمام جاندار اور بے جان سبھی رات دن اس کی حمد وثناء اور تسبیح کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ساقط اشیاء جنہیں ہم ایک جگہ کھڑا دیکھتے ہیں ان کے سائے بھی کبھی دائیں اور کبھی بائیں جھکتے ہیں اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوکر تسبیح کرتے ہیں۔ رب العزت کا عرش پانی پر ہے جسے فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔ جب بجلی کڑکتی ہے تو فرشتے بھی خوف خدا سے کانپنے لگتے ہیں اور سجدہ میں گر جاتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے دنیا کی ہر شے کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ وہی معبود ومقصود ہے وہی ہے کہ جب اسے کوئی پکارے تو وہ اس کے دکھ دور کرتا ہے۔ وہی مشکل کشا اور دعاؤں کو قبولیت بخشنے والا رب العالمین ہے۔ یوں تو رات دن فرشتے انسان اور جاندار اور بے جان اس کی حمد وثناء میں مصروف ومگن رہتے ہیں۔ لیکن رات کے آخری پہر اللہ تبارک وتعالیٰ کے برگزیدہ بندے اس کی حمد وثنا میں سجدوں میں تڑپ رہے ہوتے ہیں۔ اسے یاد کر کے اس کی محبت میں تڑپنے والے اس کے یہ برگزیدہ بندے اپنے آپ کو اللہ کے قدموں میں سجدہ ریز محسوس کرتے ہیں وہ اپنے سجدوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور اپنی التجائیں یوں پیش کرتے ہیں جیسے وہ اسے دیکھ رہے ہوں۔ روتے روتے ان کی ہچکی بندھ جاتی ہے ان پر رقت طاری ہوجاتی ہے۔ خوف خدا اور اس کے نور وجلال کی تاب نہ لاتے ہوئے ان کے جسم کانپنے لگتے ہیں۔ وہ اپنے تھرتھراتے اور کانپتے ہونٹوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی التجائیں پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ اے مولا کریم ہم تیرے گناہگار بندے ہیں۔ ہم کمزور اور خطا کار ہیں ہم تیرے رحم وکرم کے محتاج ہیں۔ ہمارا اس بھری دنیا میں سوائے تیرے کوئی مددگار یا سہارا نہیں۔ تو گناہگاروں، خطا کاروں کا بھی خدا ہے۔ تو ہم گناہگاروں کو معاف فرما، ہم پر رحم فرما۔ ہم اس قابل نہیں کہ اپنے اعمال کے بل بوتے پر تجھ سے خیر وبرکت کے طلب گار ہوں۔ ہم تو نادان کم عقل کمزور گناہگار تیرے بندے ہیں۔ تو ہم پر ترس کھاتے ہوئے ہماری کمزوریوں کو ہتایوں کو معاف فرما۔ آمین یارب العالمین!!!

رات کے پچھلے پہر بادنسیم جنت کی خوشبو لئے فضاؤں کو معطر کرتی ہوئی مستی میں سرشار رب جلیل کا پیغام اس کی مخلوق کو پہنچاتی ہے۔ وہ کہتی ہے اٹھو یہ وقت قبولیت دعا کا ہے۔ مانگو اپنے رب سے جو چاہئے۔ جب کسی سے ٹکراتی ہے تو اس کی روح کی گہرائی میں اتر جاتی ہے وہ اسے ایسے قلبی سکون، راحت، سرور اور لذت سے دوچار کر دیتی ہے کہ وہ رب العزت کے قدموں میں گر کر اپنی مناجات پیش کرتا ہے۔ یہی بادنسیم درختوں اور پودوں اور فصلوں سے جب ٹکرا کر گزرتی ہے تو یہ کبھی جھکتے ہیں اور کبھی اٹھتے ہیں۔ یوں سجدہ ریز ہوکر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ جنگلی جانور۔ چرند پرند۔ سبھی اپنی آوازوں میں خدائے یگانہ کو پکارتے ہیں۔

آسمان پر کہکشائیں قطاروں میں صف باندھے تعظیماً سر جھکائے اللہ تعالیٰ کے حضور عبادت میں مصروف دکھائی دیتی ہیں۔ جبکہ آسمان پر بچھی ابر رحمت کی چاندی جیسی چادر پر فرشتے بیٹھے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہوئے اللہ کے عبادت گزار بندوں کی گزارشات خالق حقیقی کے حضور پیش کر کے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے لئے خیر وبرکت کے طلبگار ہوتے ہیں۔ رب العالمین کے حضور یہ عبادات ومناجات گریہ وزاری اور آہ وفغاں کا سلسلہ فجر کے ظہور تک جاری رہتا ہے۔

☆......☆......☆......☆

مکرم زکریا ورک صاحب

مکرمہ امۃ الکریم نصرت صاحبہ کا ذکر خیر

میری ماموں زاد بہن مکرمہ امۃ الکریم نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب 22/اکتوبر 2015ء کو سان ہوزے امریکہ میں پانچ ہفتے کی علالت کے بعد اس دنیائے فانی سے رخصت ہوکر اپنے مولیٰ کریم کے حضور حاضر ہوگئیں۔ مرحومہ کا جنازہ 26/اکتوبر کو مکرم وسیم احمد ملک صاحب صدر جماعت احمدیہ سان ہوزے نے پڑھایا اور مقامی احمدیہ قبرستان کے قطعہ موصیان میں آسودہ خاک ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30/اکتوبر کو بیت فضل لندن میں نماز مغرب کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحومہ اپنے والد محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب (معالج حضرت مصلح موعود) کی پانچ بیٹیوں میں سے آخری نشانی تھیں۔ مرحومہ گوناگوں اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ بہت ہی نیک، دیندار، پابند صوم وصلوٰۃ، پارسا، اعلیٰ اخلاق کی حامل اور سراپا محبت تھیں۔ ہر کس وناکس کے کام آتیں، بیسیوں افراد کو رشتوں کے بندھن میں جوڑا۔ جب بھی سفر پر روانہ ہوتیں تو تمام رشتہ داروں کیلئے تحفے ساتھ لے کر جاتیں۔ انساب کے فن میں آپ کو درجہ کمال حاصل تھا، کوئی کسی کا نام لے دیتا تو پھر اس کے دادا، نانا، تمام رشتہ داروں کے نام اور وہ کہاں کہاں آباد ہیں فرفر گنوا دیتیں۔ غیبت سے سخت نفرت تھی، کوئی کسی کی غیر موجودگی میں ناپسندیدہ بات کرتا تو اپنے منہ پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اظہار کرتیں، یا پھر محفل سے اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلی جاتیں اور نفل پڑھنے شروع کر دیتیں۔ ایک خاص وصف یہ بھی تھا کہ جب کسی کو کوئی چیز دینا ہوتی تو دائیں ہاتھ سے دیتیں، اگر لینے والا بایاں ہاتھ آگے کرتا تو اپنا ہاتھ کھینچ لیتیں جب تک لینے والا دایاں ہاتھ آگے نہ کرتا۔

نماز سے عشق دیوانگی کی حد تھا، پانچوں نمازوں کی بروقت ادائیگی کے علاوہ اہتمام کے ساتھ نوافل بھی ادا کرتیں۔ ہر دن نوافل سے شروع ہوتا اور نوافل پر ختم ہوتا تھا۔ میرے یہاں کینیڈا میں اگست 2015ء میں تشریف لائیں، فرصت کے لمحوں میں ان کو نوافل ادا کرتے دیکھا۔ جب بستر علالت پر تھیں تو ان کے نواسے یوسف کو پتہ چلا تو اس نے فوراً کہا اب نانی نماز کیسے پڑھیں گی۔ میرے پاس داؤد طاہر کی کتاب قریہ جاوداں تھی اس کا تین چار روز میں مقدور بھر مطالعہ کرتی رہیں۔ خاص طور پر اپنے خاندان کے افراد کا ذکر پڑھ کر مسرور ومحظوظ ہوتیں۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں کئی سال تک اعتکاف کرتی رہیں۔ سان ہوزے لجنہ اماء اللہ کی صدر کے عہدہ پر خدمت کی۔ لا تعداد بچوں کو قرآن پاک پڑھنا سکھایا۔ وفات کے وقت لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری تحریک جدید تھیں۔ میرے حساب سے شاید ہی کوئی جلسہ سالانہ امریکہ ہو جس میں انہوں نے شمولیت اختیار نہ کی ہو۔ خلافت احمدیہ سے تعلق اور خلیفہ وقت سے بے لوث محبت ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ہر جمعہ ایم ٹی اے پر خطبہ پورے انہماک سے سنتی تھیں۔

علالت کی دوران جب کوئی رشتہ دار تیمارداری کے لئے آتا یا پھر فون پر مزاج پرسی کرتا تو اس کو صدق دل اور یقین کامل سے کہتیں میں نے ڈاکٹروں کو معجزہ دکھانا ہے میرا خدا زندہ خدا ہے۔ پھر پوری تحدی سے کہتیں، میں انشاء اللہ صحت یاب ہوں گی۔ خدا تعالیٰ نے اچھی اور سریلی آواز ودیعت کی تھی۔ بچپن سے ہی درثمین اور کلام محمود کی نظمیں خوش الحانی سے پڑھتی تھیں۔

بہت ہی دعاگو انسان تھیں۔ تمام رشتہ داروں کا خیال رکھتیں، اور دکھ سکھ میں شامل ہونا اپنا فرض اولیں سمجھتیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حج کی سعادت سے 2013ء میں بہرہ ور ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایک ہونہار بیٹے اور دو فنافی الدین بیٹیوں سے نوازا۔ تینوں بچے جماعت کے فدائی اور قریبی وگہرا تعلق رکھنے والے ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے عربی میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی ہوئی تھی۔ اس لئے فقہ احمدیہ اور دیگر دینی مسائل پر بہنوں کی راہنمائی کیا کرتی تھیں۔ ان کا مشورہ صائب ہوتا تھا۔ کوئی مشورہ دیتا تو اس کو بھی پورے غور وخوض سے سنتیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں کروٹ کروٹ چین اور سکھ نصیب کرے۔ آمین

مکرم بشیر الدین کمال صاحب

میرے والد محترم قاضی محمد ابراہیم احمدی صاحب

احمدی تو آپ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تھے ہی لیکن آپ اپنی کم وبیش ہر تحریر کے آخر پر نام کے ساتھ احمدی ضرور لکھا کرتے تھے۔ شاید اس لئے کہ آپ کو احمدیت سے بہت پیار تھا اور اس لئے کہ آپ اپنے آپ کو بطور احمدی کے کسی سے مخفی نہیں رکھنا چاہتے تھے۔

آپ موضع مانک ضلع نارووال میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق زمیندار گھرانے سے تھا لیکن پیشہ کے لحاظ سے آپ شعبہ تعلیم سے وابستہ تھے۔ علمی آدمی تھے۔ حضرت مسیح موعود کی آمد کا پتہ چلا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا دور تھا۔ تحقیق شروع کی۔ آپ کے رشتہ کے ایک بھائی بھی شعبہ تعلیم سے وابستہ تھے۔ دونوں اس نتیجہ پر پہنچے کہ احمدیت سچی ہے۔ آپ نے فوراً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کرلی اور احمدی ہوگئے۔ لیکن دوسرے جو رشتہ میں بھائی تھے۔ وہ کسی دباؤ کی وجہ سے بیعت نہ کرسکے۔ آپ کا احمدی ہونا تھا کہ مخالفت کا طوفان امڈ آیا۔ آپ کو گھر سے نکال دیا گیا۔ آپ کی دوسری بیوی بھی چھوڑ گئی۔ آپ کو احمدیت سے اتنی محبت تھی کہ جب آپ نے احمدیت قبول کی میں ابھی بہت چھوٹا تھا اور میرا نام ریاض احمد تھا جو آپ نے بدل کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نام پر بشیر الدین رکھ دیا۔

آپ ہر سال جلسہ سالانہ قادیان پر ضرور جاتے اور پارٹیشن کے بعد بلاناغہ ربوہ جلسہ پر جاتے رہے اور اخبار الفضل بھی منگوا کر مطالعہ کرتے رہے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت عبادت گزار تھے۔ رو رو کر دعائیں کرتے رہے۔ چلتے پھرتے دعائیں، لیٹے لیٹے دعائیں اور تہجد بھی باقاعدہ پڑھتے تھے۔

آپ کی بہت خواہش تھی کہ میں (بشیر الدین) ڈرافٹسمین بنوں۔ چنانچہ آپ کی یہ خواہش اس طرح پوری ہوئی کہ روزنامہ الفضل میں ڈرافٹسمین (آرکیٹیکچر) کلاس میں داخلہ کے لئے اشتہار نکلا۔ اس وقت میں نے ابھی میٹرک پاس کیا تھا۔ میں نے وہ اشتہار دیکھ کر بڑا خوبصورت حاشیہ وغیرہ دے کر داخلہ کے لئے درخواست بنام پرنسپل میو سکول آف آرٹس (آجکل نیشنل کالج آف آرٹس) لاہور کے نام بھجوا دی۔ کچھ عرصہ کے بعد خاکسار کو ٹیسٹ اور انٹرویو کے لئے بلالیا گیا۔ خاکسار ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیاب ہوگیا۔ وہاں پر ہمارے ایک استاد قاضی محمد رفیق صاحب ہوتے تھے جو کہ احمدی تھے۔ ان کو میرے احمدی ہونے کا کوئی علم نہ تھا۔ ہوا ایسے کہ والد صاحب نے مجھے پوسٹ کارڈ لکھا نیچے اپنے نام کے ساتھ احمدی لکھ دیا۔ وہ خط بورڈ پر رکھ دیا گیا۔ محترم قاضی صاحب کی نظر پڑ گئی اور ان کو اس طرح میرے احمدی ہونے کا علم ہوگیا اور وہ سارا عرصہ شفقت کے ساتھ پیش آتے رہے۔ یہاں تک کہ میرا وظیفہ بھی لگ گیا۔ ڈرافٹسمین کا تین سال کا کورس کرنے کے بعد خاکسار گھر چلا گیا۔ اب ملازمت کا مرحلہ تھا۔ آپ ہی کی دعاؤں سے خداتعالیٰ نے یہ فضل فرمایا کہ جہاں بھی ملازمت کے لئے درخواست دی کامیاب ہوا۔ مثلاً سیالکوٹ میونسپل کمیٹی، منگلا ڈیم، مظفر آباد آزاد کشمیر بطور سرکل ہیڈ ڈرافٹسمین اور آخرکار بہاولپور میں بطور آرکیٹیکچر ڈرافٹسمین تعین ہوا اور ترقی کرتے کرتے بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر آرکیٹیکچر سرگودھا سے ریٹائر ہوا۔ یہ سب میرے ابا جان کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔

والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے وصیت کی توفیق دی ہوئی تھی اور آپ کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ میری وفات پر میرے جنازہ کو ضرور ربوہ لے جایا جائے اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ یہ خواہش بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کی پوری کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی ہم سب بھائیوں سے پیار کیا۔

آپ ہمیشہ نظام جماعت کے ساتھ منسلک رہے۔ جس گاؤں میں ہم رہتے تھے وہاں صرف ہمارا گھر ہی احمدیوں کا تھا۔ آپ جمعہ ادا کرنے دوسرے گاؤں جو تین چار کلومیٹر دور تھا۔ وہاں جاتے بلکہ جمعہ بھی پڑھاتے اور عیدین بھی۔

ہمارے گاؤں کے علاوہ ساتھ ساتھ تین چار گاؤں ہندوؤں اور سکھوں کے تھے۔ آپ کا اتنا اچھا اثر ورسوخ تھا کہ پارٹیشن کے وقت لڑائی کے لئے ایک طرف سے ہندوؤں اور سکھوں کا جتھا چڑھتا تھا اور دوسری طرف سے مسلمانوں کا۔ آپ اکیلے جاتے اور دونوں جتھوں کو اپنے اپنے گاؤں داخل کروا کر آتے اس طرح خون ریزی سے بچالیتے۔ ہندو اور سکھ صاحبان آپ کا بہت احترام کرتے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنا گاؤں چھوڑ کر ہندوستان جانے لگے۔ اس وقت آپ کو کچھ بھینسوں وغیرہ کا تحفہ وغیرہ بھی دینے کی کوشش کی۔ آپ نے لینے سے انکار کردیا۔ آپ نے اپنی زندگی میں بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا یہاں تک کہ ریٹائرمنٹ کے بعد زیادہ تر وقت آپ نے لاہور میں قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے میں ہی گزارا۔

جب آپ احمدی ہوئے اس وقت آپ کے نکاح میں دوسری بیوی تھی جو کہ آپ کے رشتہ داروں میں سے تھی جو احمدی ہونے کے بعد آپ کو چھوڑ گئی۔ ایک دفعہ آپ کی اس سے ملاقات ہوگئی تو آپ نے اس کو گھر آنے کو کہا۔ اس نے کہا احمدیت چھوڑ دو میں آجاؤں گی۔ اگلے دن آپ نے اس کو ہی چھوڑ دیا اور طلاق دے دی اور ہماری والدہ کو لے آئے۔

خاکسار جب بھی آپ کو راولپنڈی سے ملنے کے لئے آتا۔ تو واپسی پر الوداع کے لئے دعائیں دیتے ہوئے لاہور کینٹ سٹیشن پر آتے اور گاؤں کے آنے تک میرے پاس بیٹھے رہتے۔ زیرلب دعائیں کرتے رہتے نہ صرف میرے لئے بلکہ تمام اولاد کے لئے۔ یہ آپ کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ خاکسار کا تعلق حضرت مسیح موعود کے خاندان کے ساتھ جہاں روحانی ہے وہاں جسمانی بھی ہوا اور حضرت چھوٹی آپا کی پھوپھی زاد بہن خاکسار کی بیوی بنی۔ آپ نے دعوت الی اللہ بھی خوب کی جس کے بہتر نتائج نکلے۔

☆............☆............☆

غزل

دل کے آئینے تیری دید کو ترستے ہیں
ہم غموں کے مارے بھی تجھ کو دیکھ ہنستے ہیں
تیرے خواب اب دل کی بستیوں میں بستے ہیں
تو ہماری آنکھیں ہے چاند اور ستارا ہے
پیارے میرے مہدی کے تو میرا بھی پیارا ہے

چاند جیسے لگتے ہو جب کہیں نکلتے ہو
بن کے پیار ہر دل کی حسرتوں میں پلتے ہو
تم جدا نہیں ہم سے ساتھ ساتھ چلتے ہو
میرے غم میں خوشیوں کا تو ہی استعارہ ہے
پیارے میرے مہدی کے تو میرا بھی پیارا ہے

عشق اور محبت کے جام پھر چھلکتے ہیں
دور رہ کے ہم تجھ سے درد میں تڑپتے ہیں
آنکھ چین پاتی ہے جب بھی تجھ کو تکتے ہیں
تو خدا کی نصرت کا رحم کا اشارہ ہے
پیارے میرے مہدی کے تو میرا بھی پیارا ہے

جب اداس ہوتے ہو پھر بھی مسکراتے ہو
اپنے سارے غم ہم سے کس لئے چھپاتے ہو
چاند جیسے لگتے ہو جب نظر میں آتے ہو
تو نہیں تو دنیا میں کچھ نہیں ہمارا ہے
پیارے میرے مہدی کے تو میرا بھی پیارا ہے

بشارت محمود طاہرؔ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 123945 میں سعد احمد صابر

ولد ڈاکٹر عبدالحمید صابر قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 20/2 دارالبرکات ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔سعد احمد صابر گواہ شد نمبر 1۔ڈاکٹر عبدالحمید صابر ولد عبدالغفار شاکر مرحوم گواہ شد نمبر 2۔وسیم احمد شاہد ولد محمد اختر

مسل نمبر 123946 میں فواد احمد

ولد مبارک احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ہادی مکان 42 ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 ستمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔فواد احمد گواہ شد نمبر 1۔ جواد احمد طاہر ولد مبارک احمد گواہ شد نمبر 2۔نوید احمد ولد خلیل احمد ناصر

مسل نمبر 123947 میں مبارک احمد

ولد محمد عارف قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/14 دارالعلوم غربی ثناء ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 فروری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔مبارک احمد گواہ شد نمبر 1۔عتیق احمد ولد حبیب الرحمٰن گواہ شد نمبر 2۔شاہد احمد ولد مبارک احمد چیمہ

مسل نمبر 123948 میں منیرہ بیگم

زوجہ محمد احمد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/14 دارالنصر شرقی محمود ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 2 تولہ 1 لاکھ روپے (2) حق مہر 40 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔منیرہ بیگم گواہ شد نمبر 1۔پیر محمد ولد امیر دین گواہ شد نمبر 2۔محمد ساجد احمد ولد محمد اشرف

مسل نمبر 123949 میں افراح منور احمد

بنت منور احمد قوم .... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔افراح منور احمد گواہ شد نمبر 1۔احسان اللہ چیمہ ولد چوہدری غلام رسول چیمہ گواہ شد نمبر 2۔قاضی عبدالشکور ولد قاضی عبدالحمید

مسل نمبر 123950 میں منصور احمد خاں

ولد نور احمد خاں قوم کھرل پیشہ استاد عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Jhamra ضلع و ملک Fisalabad Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 فروری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 20 ہزار روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ منصور احمد خاں گواہ شد نمبر 1۔طارق محمود ولد جہانگیر خاں گواہ شد نمبر 2۔نور احمد خاں ولد جیونا خان

مسل نمبر 123951 میں زین مبارک ڈار

ولد مبارک احمد ڈار قوم .... پیشہ دوکان دار عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور ضلع و ملک نارووال پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت Shokeep مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔زین مبارک ڈار گواہ شد نمبر 1۔کمال احمد ولد احمد افضل گواہ شد نمبر 2۔سعود احمد ڈار ولد مبارک احمد ڈار

مسل نمبر 123952 میں چوہدری عبدالحکیم

ولد خان محمد مرحوم قوم گجر پیشہ ملازمتیں عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bhabra ضلع و ملک کوٹلی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 2 کنال 80 ہزار روپے (2) Baren Land 3 کنال 90 ہزار روپے (3) بینک بیلنس 30 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔چوہدری عبدالحکیم گواہ شد نمبر 1۔ عامر حلیم ولد چوہدری عبدالحکیم گواہ شد نمبر 2۔عبدالکریم ولد نیک محمد

مسل نمبر 123953 میں سلمانہ حنیف

بنت محمد حنیف قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bhabra ضلع و ملک کوٹلی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔سلمانہ حنیف گواہ شد نمبر 1۔امجد محمود ولد محمود احمد گواہ شد نمبر 2۔عنصر حفیظ ولد محمد حفیظ

مسل نمبر 123954 میں سمیرا حنیف

بنت محمد حنیف قوم گجر پیشہ ملازمتیں عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bhabra ضلع و ملک کوٹلی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2016ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 7 ہزار 800 روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔سمیرا حنیف گواہ شد نمبر 1۔عبدالحمید ولد امام دین گواہ شد نمبر 2۔امجد محمود ولد محمود احمد

مسل نمبر 123955 میں شہزاد محبوب

ولد محبوب حسین قوم گجر پیشہ غیر ہنر مند مزدوری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bhabra ضلع و ملک کوٹلی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت Laboure مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔شہزاد محبوب گواہ شد نمبر 1۔محبوب حسین ولد خان محمد گواہ شد نمبر 2۔محمد حنیف ولد عبدالمجید

مسل نمبر 123956 میں انور حفیظ

ولد محمد حفیظ چوہدری مرحوم قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bhabra ضلع و ملک Kotli,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ انور حفیظ گواہ شد نمبر 1۔امجد محمود ولد محمود احمد گواہ شد نمبر 2۔ عبدالمجید ولد امام دین

مسل نمبر 123957 میں ثریا محمود

زوجہ قمر حفیظ قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bhabra ضلع و ملک Kotli Pakistan, بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 1 لاکھ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ثریا محمود گواہ شد نمبر 1۔محمود احمد ولد امام دین گواہ شد نمبر 2۔عنصر حفیظ ولد محمد حفیظ

مسل نمبر 123958 میں وقار حفیظ

ولد محمد حفیظ چوہدری قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bhabra ضلع و ملک Kotli,Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔وقار احمد گواہ شد نمبر 1۔عنصر حفیظ ولد محمد حفیظ چوہدری گواہ شد نمبر 2۔امجد محمود ولد محمود احمد

رشتوں کے مسائل اور ان کا حل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔اپریل 2016ء میں فرماتے ہیں۔

''بہرحال لڑکیوں کی شادیوں کے مسائل ہیں اور یہ آج ہی نہیں ہمیشہ سے ہیں۔اس بارے میں حضرت مصلح موعود ایک جگہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''ایک اہم مسئلہ جس پر مَیں آج کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں وہ احمدیوں اور غیر (از جماعت) میں نکاح کا سوال ہے اور اسی کے ضمن میں کُفو کا سوال بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ہماری جماعت کے لوگوں کو شادیوں کے متعلق جو مشکلات پیش آتی ہیں مجھے پہلے بھی ان کا علم تھا لیکن اس نو ماہ کے عرصے میں تو بہت ہی مشکلات اور روکاوٹیں معلوم ہوئی ہیں۔(یہ نو ماہ کا عرصہ آپ بیان فرما رہے ہیں۔یہ تقریر آپ نے 1914ء میں اپنی خلافت کے تقریباً نو ماہ بعد جلسہ سالانہ ہوا تھا اس میں کی تھی) اور لوگوں کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملے میں ہماری جماعت کو سخت تکلیف ہے۔آج بھی یہی حال ہے۔یہ تکلیف جو ہے یہ جاری ہے اور مشکلات ہیں لیکن ان مشکلات کو ہم نے حل بھی کرنا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق تجویز کی تھی کہ احمدی لڑکیوں اور لڑکوں کے نام ایک رجسٹر پر لکھے جائیں اور آپ نے یہ رجسٹر کسی شخص کی تحریک پر کھلوایا تھا۔اس نے عرض کیا تھا کہ حضور شادیوں میں سخت دقت ہوتی ہے۔آپ کہتے ہیں کہ غیروں سے تعلق پیدا نہ کرو۔اپنی جماعت متفرق ہے۔اب کریں تو کیا کریں؟ ایک ایسا رجسٹر ہو جس میں سب ناکتخدا لڑکوں اور لڑکیوں کے نام ہوں۔(یعنی ایسے لڑکوں اور لڑکیوں کے نام ہوں جن کے رشتے نہیں ہوئے ہوئے) تا رشتوں میں آسانی ہو۔حضور سے جب کوئی درخواست کرے تو اس رجسٹر سے معلوم کر کے اس کا رشتہ کروا دیا کریں کیونکہ کوئی ایسا احمدی نہیں ہے جو آپ کی بات نہ مانتا ہو۔(یہ حضرت مسیح موعود کو اس شخص نے کہا) بعض لوگ اپنی کوئی غرض درمیان میں رکھ کر کوئی بات پیش کرتے ہیں اور ایسے لوگ آخر میں ضرور ابتلاء میں پڑتے ہیں۔(حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ اپنے مسائل تو لوگ پیش کرتے ہیں، جب کوئی بات عرض کرتے ہیں لیکن کوئی غرض اپنی ذاتی بھی ہوتی ہے اور پھر اس وجہ سے ابتلاء میں پڑ جاتے ہیں۔تو فرماتے ہیں کہ) اس شخص کی بھی نیت معلوم ہوتا ہے درست نہیں تھی۔انہی دنوں میں ایک دوست کو جو نہایت مخلص اور نیک تھے شادی کی ضرورت ہوئی۔اسی شخص کی جس نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ رجسٹر بنایا جائے (حضرت مسیح موعود کو یہ تجویز پیش کی تھی ناں کہ رجسٹر بنایا جائے۔) اس کی ایک لڑکی تھی۔حضرت مسیح موعود نے اس دوست کو اس شخص کا نام بتایا کہ اس کے ہاں تحریک کرو۔(یعنی جس نے تجویز پیش کی تھی اس کی لڑکی تھی۔جب ایک رشتہ آیا تو حضرت مسیح موعود نے اسی کے گھر رشتہ بھجوا دیا۔) لیکن اس نے نہایت غیر معقول عذر کر کے رشتے سے انکار کر دیا اور لڑکی کہیں غیر (از جماعت) میں بیاہ دی۔جب حضرت صاحب کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ آج سے مَیں شادیوں کے معاملے میں دخل نہیں دوں گا اور اس طرح یہ تجویز رہ گئی۔لیکن اگر اس وقت یہ بات چل جاتی تو آج احمدیوں کو وہ تکلیف نہ ہوتی جو اب ہو رہی ہے''۔

بعض دفعہ نبی کے سامنے ایک انکار جو ہے پھر جماعت کے لئے مستقل ابتلاء بن جاتا ہے۔غیروں میں بیاہنے کے کچھ عرصے بعد ہی اکثر کو اپنی غلطی کا احساس بھی ہو جاتا ہے اور جو بڑے مسائل پیدا ہو رہے ہوتے ہیں ان کا بھی پتا لگ جاتا ہے۔اب بھی کئی لوگ اور لڑکیاں خود لکھتی ہیں یا ان کے ماں باپ کہ یہ فیصلہ کیا جس کا ہم خمیازہ بھگت رہے ہیں۔دین سے بھی دوری ہو گئی ہے۔اور بعض سسرالوں نے یا خاوندوں نے تو ماں باپ سے اور رشتہ داروں سے ملنے جلنے کے لئے پابندی لگا دی ہے''۔

(روزنامہ الفضل 17 مئی 2016ء)

مرسلہ: نظارت رشتہ ناطہ پاکستان

☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ از صفحہ 1: عشرہ تعلیم

☆ میٹرک انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ اکٹھے کئے جائیں۔

☆ امداد طلباء کیلئے خصوصی توجہ دی جائے وعدہ جات اور ان کی ادائیگی کی بھرپور کوشش کی جائے۔

☆ اپنی کارکردگی کی رپورٹ عشرہ منانے کے بعد سیکرٹریان تعلیم اضلاع کی وساطت سے مرکز بھجوائی جائے۔

☆ سیکرٹریان تعلیم اضلاع اپنی ماہانہ رپورٹ کے ساتھ عشرہ کی رپورٹ بھجوائیں۔

(نظارت تعلیم)

سالانہ تربیتی کلاس 2016ء

(مجلس اطفال الاحمدیہ گی آنا)

مکرم مقصود احمد منصور صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ گی آنا تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 18 جولائی 2016ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ گی آنا کی سالانہ تربیتی کلاس کا آغاز ہوا۔یہ کلاس ایک ہفتے کے لئے منعقد کی گئی تھی۔جس میں 9 اطفال شامل ہوئے۔تین مربیان بطور استاد مقرر کے گئے تھے۔رات کو مختلف عناوین پر تربیتی لیکچرز کا انتظام تھا۔دینی تعلیم کے علاوہ ہر روز بچوں کی کھیل کا بھی خصوصی انتظام تھا۔آخری دن اطفال کو سمندر کے کنارے سیر کیلئے لے گئے۔کلاس کے دوران اطفال کی کھانا کھلانے اور صفائی کرنے کی بھی ڈیوٹیاں لگتی رہیں۔آخر پر بچوں کے امتحان لئے گئے اور پہلی تین پوزیشنز لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے نیک، مثبت اور دیرپا نتائج پیدا کرے۔آمین

تربیتی کلاسز

مکرم عطاء الرقیب منور صاحب مربی ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

ماہ جولائی میں تعطیلاتِ گرما کے دوران ضلع بھر کی جماعتوں میں اطفال الاحمدیہ کی دس روزہ تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔یہ کلاسز مورخہ 21 تا 30 جولائی ہر جماعت میں منعقد کی گئی۔

مربیان و معلمین کرام نے کلاسز لیں اور مورخہ 31 جولائی کو زبانی تحریری امتحان ہوا۔جماعتی سطح پر پوزیشن لینے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ان کلاسز میں ضلع کی 33 جماعتوں سے 270 اطفال نے شرکت کی جبکہ اطفال کی تجنید 395 ہے۔

درخواست دعا

مکرم افتخار احمد صاحب دار النصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بیٹا ابدال احمد عمر ساڑھے 4 سال ایک موذی مرض میں مبتلا ہے اور چلڈرن ہسپتال لاہور سے زیر علاج ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ میرے بیٹے کو صحت والی لمبی زندگی دے اور خادم دین بنائے۔آمین

مکرم عمران عدیل صاحب کارکن اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم محمود احمد گل صاحب ولد مکرم نذیر احمد گل صاحب سابق معلم سلسلہ وقف جدید ساکن نصیر آباد سلطان حال لندن بلڈ کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے فعال لمبی زندگی عطا فرمائے۔آمین

بقیہ از صفحہ 1: حضور انور کا اختتامی خطاب

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ اگر دو قوموں میں لڑائی ہو جائے تو ان میں صلح کروائی جائے۔اور جب صلح کروائی جائے تو پھر ایسا ہرگز نہ کیا جائے کہ معتوب قوم کو بالکل تباہ و برباد کر دیا جائے۔خدا تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ظلم کرنے والی قوم کے خلاف مل کر لڑائی کرو اور جب وہ باز آ جائے تو پھر اس کے خلاف زیادتی اور ظلم کی راہ تلاش نہ کرو۔یہی وہ تعلیم ہے جو امن وسلامتی کی تعلیم ہے۔قرآن کریم عدل کے لئے احسان کرنے کا بھی حکم دیتا ہے کیونکہ احسان بھی ضروری ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان مغربی ممالک نے بعض ایسی چالیں چلی ہیں جن سے دوسرے ممالک میں تکلیفات و مصائب میں اضافہ ہو جاتا ہے۔یہ جب کسی کی لڑائی دیکھتے ہیں تو پھر دونوں طرف اسلحہ بیچنے لگ جاتے ہیں۔حضور انور نے ایک ملک کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ جس قدر دولت خرچ کر کے انہوں نے ہتھیار خریدے اگر اس سے کم دولت اس ملک کے مفادات پر خرچ کر دی جاتی تو اس حسن سلوک سے لڑائی ختم ہو جاتی۔اس لئے ان ممالک کو بھی مغربی طاقتوں کی چالوں کو سمجھنا چاہئے اور تعصب اور دشمنی میں اس قدر نہیں بڑھ جانا چاہئے کہ اپنے مفادات بھی ختم ہو جائیں اور مغربی طاقتوں کو بھی اگر تیسری عالمی جنگ سے بچنا ہے تو قرآن کریم کی اسی تعلیم پر عمل کرنا ہوگا۔پس دنیا میں امن اگر قائم ہوگا تو اسی تعلیم سے ہوگا دنیا داروں کے خود ساختہ قوانین سے امن قائم نہیں ہوگا۔

حضور انور نے خطاب کے آخر میں دعائیہ کلمات کہتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح رنگ میں اس تعلیم پر عمل کرنے، اس تعلیم کو پھیلانے اور دنیا کو اس پر عمل کرنے والا بنانے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے۔آمین

حضور انور نے جلسہ کی حاضری بتاتے ہوئے فرمایا کہ 38 ہزار 300 افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی۔جو گزشتہ سال سے زیادہ ہے۔اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔حضور کا خطاب 10:50 پر ختم ہوا۔پھر حضور ڈائس پر رونق افروز رہے اور چند نظمیں پیش کی گئیں۔11:10 بجے حضور مارکی سے تشریف لے گئے۔

☆............☆............☆

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مکرم ڈاکٹر طارق احمد مرزا صاحب

الحاجی مشہود ابیولا چیف۔ نائیجیریا کے ایک قومی رہنما

ان کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے گہرے تعلقات تھے

الحاجی مشہود ابیولا صاحب (Chief Moshhood Kashimawo Olawale Abiola) کے ایک نمایاں قومی رہنما تھے، جنہیں اگر ایک طرف ذاتی طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے برسہا برس استفادہ کرنے کا موقع ملا تو دوسری طرف یہ اعزاز بھی نصیب ہوا کہ ان کی افسوسناک وفات کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ میں تفصیلی طور پر ان کی شخصیت اور اوصاف کا ذکر فرمایا۔ اس کی تفصیل بیان کرنے سے قبل آپ کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

آپ 24؍اگست 1937ء کو ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اپنے والدین کی 23ویں اولاد تھے۔ چونکہ اس سے قبل آپ کے تمام بہن بھائی صغرسنی میں ہی اللہ کو پیارے ہو چکے تھے آپ کے دکھی والدین کو آپ کی زندگی کی بھی کوئی امید نہ تھی۔ چنانچہ کوئی باقاعدہ نام رکھنے کی بجائے آپ کا ذکر یوروبا زبان میں Kashimawo کہہ کر کرتے جس کا اردو ترجمہ ”پہلے دیکھو، ہوتا کیا ہے“ بنتا ہے۔ پندرہ برس کے طویل انتظار اور والدین کی پوری ”تسلی“ ہو جانے کے بعد آپ کو اپنا ذاتی نام نصیب ہوا مگر آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں اور سخت محنت سے ہر قسم کی تاخیر کی تلافی اس طرح سے کردی تھی کہ نو برس کی عمر سے جنگل سے لکڑیاں جمع کر کے فروخت کرتے اور نہ صرف اپنی تعلیم بلکہ گھر کے بھی اخراجات اٹھاتے۔ ہائی سکول میں نمایاں پوزیشن حاصل کی، انیس برس کی عمر میں میدانِ سیاست میں قدم رکھنے کے ساتھ ساتھ تعلیم جاری رکھی حتیٰ کہ برطانیہ کی گلاسگو یونیورسٹی سے accountancy میں فرسٹ کلاس ڈگری حاصل کی جس کے بعد متعدد ملکی وغیرملکی مالیاتی اداروں میں کام کرنے کا موقع ملا۔ اپنی آمدنی کا ایک حصہ تجارت میں لگاتے (جن میں ایک پرائیویٹ ایئرلائن کمپنی اور پٹرولیم آئل کمپنی کا قیام شامل ہے) تو دوسرا حصہ نائیجیریا میں سماجی، رفاہی، تعلیمی اور قومی مدات میں عطیہ کر دیتے جس کے نتیجے میں جلد ہی آپ کو ایک ہردلعزیز قومی شخصیت کا مقام حاصل ہو گیا۔ 1993ء میں صدارتی انتخاب میں حصہ لیا اور غیر سرکاری نتائج کے مطابق آپ الیکشن جیت گئے مگر فوراً ہی ملک میں مارشل لاء لگا دیا گیا اور آپ کو پابند زنداں کر دیا گیا۔ طویل عرصہ بعد 1998ء میں نئے فوجی حکمران نے آپ کی رہائی کا اعلان کیا مگر عین رہائی کے دن آپ کی وفات ہوگئی جس پر دنیا بھر نے شدید صدمہ، غم و غصہ اور شکوک کا اظہار کیا۔

آپ کے انتقال پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ فرمودہ 7؍اگست 1998ء میں فرمایا:

”ابیولا صاحب سے میرے اور جماعت کے بہت گہرے ذاتی تعلقات تھے۔ وہ جب یہاں تشریف لایا کرتے تھے تو کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ ہمارے پاس نہ پہنچے ہوں۔ اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے اپنے معاملات میں جو پیچیدہ تھے مجھ سے مشورہ نہ کیا ہو۔ اس کے بعد دنیا میں جہاں جاتے تھے وہاں سے ٹیلی فون پر رابطہ کرتے تھے۔ ...... لازمہ بنا رکھا تھا کہ مجھ سے ٹیلی فون پر بات کریں گے اور پوچھا کرتے تھے کہ یہاں میں اس غرض سے آیا ہوا ہوں، یہ میرا دنیا کا، تجارت کا معاملہ ہے، یہ ایسا معاملہ ہے جس کا ہماری سیاست سے تعلق ہے، آپ بتائیں مجھے کیا کرنا چاہیے۔ یعنی مجھ سے مشورہ لینے میں بے انتہا عاجز تھے لیکن ان کے رشتہ داروں اور ان کے باقی لوگوں کو تو یہ باتیں معلوم نہیں“ ......

ایک بہت بڑا نائیجیرین قوم کا ہمدرد اور رہنما رخصت ہو گیا، جو جماعت احمدیہ سے استفادہ کیا کرتا تھا وہ بھی اس کے دماغ کے ساتھ ہی رخصت ہو گیا۔ اگر وہ رہتا تو مجھے یقین ہے کہ اسی طرح ہمارے مشورے کے مطابق رفتہ رفتہ ان انتہا پسندوں کا رخ بھی اسی طرف پھیر دیتا۔ لیکن اس بیچارے کی زندگی نے وفا نہیں کی۔“

محترم مشہود ابیولا صاحب ایک غیر متعصب، غیر متنازع، عوامی شخصیت تھے۔ آپ ایک راسخ العقیدہ غیر از جماعت مسلمان تھے مگر جہاں آپ نے متعدد سکول، کالج، لائبریریاں اور مساجد تعمیر کروائیں وہاں کئی گرجا گھر بھی اپنے خرچ پہ تعمیر کروائے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نائیجیریا کے عیسائیوں میں فادر کرسمس "Father Christmas" کے نام سے مشہور تھے۔ حضور انور کا تجزیہ بالکل درست تھا۔ آج نائیجیریا میں مذہبی انتہا پسندی سے ملکی فضا انتہائی مسموم ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

دار چینی کے فوائد

دار چینی کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ کھانا خراب ہونے سے بچ جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے استعمال سے بیکٹیریا کی افزائش میں کمی واقع ہوتی ہے۔

دار چینی دراصل ایک درخت کی چھال ہوتی ہے جو ذائقہ کے لحاظ سے شیریں لیکن چبھنے والی ہوتی ہے۔ اس کی رنگت ہلکی سیاہی مائل ہوتی ہے۔ یہ زیادہ تر ہندوستان، سری لنکا اور چین میں کاشت ہوتی ہے۔ دار چینی کی تین اقسام ہوتی ہیں جو اپنے حجم اور رنگت کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ذرا مختلف ہوتی ہیں۔ ہمارے ہاں سری لنکا اور چین کی بہترین دار چینی استعمال کی جاتی ہے جو خوشبو کے لحاظ سے بھی منفرد ہوتی ہے۔ دار چینی کا مزاج گرم ہوتا ہے اور کھانوں کو لذیذ بنانے میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔

دار چینی کے درج ذیل فوائد ہیں۔

☆ دار چینی نزلہ و زکام اور متلی میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

☆ معدے کی خرابیوں کا ازالہ کرتی ہے۔

☆ جن لوگوں کو بدہضمی اور ریاح کی شکایت ہو وہ باقاعدگی سے دار چینی کا استعمال کریں۔

☆ دل کی بیماریوں میں دار چینی کا استعمال فائدہ مند رہتا ہے۔

☆ ہمارے جسم میں کولیسٹرول کی سطح کو نارمل رکھنے میں مددگار ہے۔

☆ شریانوں میں خون جمنے سے روکے رکھتی ہے۔

☆ دانت درد کی صورت میں اگر روغن دار چینی روئی سے لگا کر درد والی جگہ رکھی جائے تو درد میں افاقہ ہوتا ہے۔

☆ دار چینی شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے قوت مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ ایسے خواتین و حضرات جنہیں بھوک نہ لگتی ہو وہ دار چینی کا باقاعدہ استعمال کریں۔

☆ الرجی سے آنے والی چھینکیں دار چینی کے استعمال سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔

(اخبار اعظم 3 جولائی 2016ء)

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 047-6211971
فون 6214214
دکان 6216216

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
18 ستمبر سے نئی کلاس کا آغاز ہوگا۔ داخلہ جاری
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر 0314-3213399
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 20؍اگست

طلوع فجر	4:08
طلوع آفتاب	5:34
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	6:50
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	40 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	29 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

20۔اگست 2016ء

5:15 am	جلسہ سالانہ یوکے 2016ء پہلے دن کی کارروائی
11:45 am	حضور انور کا مستورات سے خطاب جلسہ سالانہ یوکے
6:45 pm	جلسہ سالانہ یوکے دوسرے دن کی کارروائی

موسم گرما کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل۔ سیل۔ سیل
صاحب جی فیبرکس
www.sahibjee.com
ربوہ: 047-6212310

خوشخبری
جنرل آؤٹ ڈور کا آغاز
ڈاکٹر مبارک احمد شریف ایم بی بی ایس پنجاب ایم اے سی پی (امریکہ)
بلڈ پریشر، بلڈ شوگر، یرقان، جوڑوں کا درد، پٹھوں کا درد
دائمی نزلہ و زکام، بچوں کی بیماریوں کے مشورہ کیلئے
اوقات: صبح 10 بجے تا 1:00 بجے دوپہر
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ: 0476213944

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا سلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

FR-10